إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

مسائل قربانی

مسائل قربانی عام فہم انداز میں

از

مفتی محمد شمس الرحمن عثمانی

ڈیزائن و ترتیب

محمد داؤد الرحمن علی



القاسم دار الکتب
گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فضائل و مسائل قربانی

از

مفتی محمد شمس الرحمن عثمان

شائع کردہ: القاسم دارالکتب

www.jamiausmania0.blogspot.com

کتاب:	فضائل ومسائل قربانی
تحریر:	مفتی محمد شمس الرحمن عثمان
ضبط وترتیب:	محمد داؤد الرحمن علی
باہتمام:	القاسم دار الکتب
ویب سائٹ:	www.jamiausmania1.blogspot.com

بسم الله الرحمن الرحیم

﴿فہرست مضامین﴾

فضائل ومسائل قربانی

قربانی کی ابتدا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہاہوں۔ یہ اگرچہ یہ خواب تھا، لیکن انبیاء علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔جب معلوم ہو گیا کہ یہ حکم خداوندی ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا

يَا بُنَىَّ اِنِّـىَ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّـىَ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَـرٰى

اے بیٹے میں تو خواب میں دیکھا ہے تمہیں ذبح کر رہاہوں اب بتاؤ تمہاری کیارائے ہے؟

بیٹے کی رائے اس لیے اس لیے پوچھی کہ بیٹے کو آزمائیں وہ بیٹا بھی آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا پلٹ کر کچھ نہیں پوچھا بلکہ ابا جان کے حضور عرض کی

يَآ اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِـىٓ اِنْ شَآءَ اللّـٰهُ مِنَ الصَّابِـرِيْنَ (102)

اے اباجان! آپ کو جو حکم ہوا ہے اس پر عمل کرلیجئے آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیے مکہ مکرمہ سے منٰی کی طرف چلے۔ جب منٰی میں داخل ہوئے تو شیطان حضرت اسماعیل علیہ اسلام کو بہکانے لگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتہ چلا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ اکبر کہ کر شیطان کو سات کنکریاں ماریں جس کی وجہ سے شیطان زمین میں دھنس گیا کچھ آگے چلے تو زمین نے شیطان کو چھوڑ دیا شیطان نے پھر بہکایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ اکبر کہ کر سات کنکریاں ماریں شیطان زمین میں دھنس گیا۔

کچھ آگے چلے زمین نے پھر شیطان کو چھوڑ دیا شیطان نے پھر ورغلانا شروع کردیا حضرت ابراہیم السلام نے پھر اللہ اکبر کہ کر شیطان کو سات کنکریاں ماریں اس کے بعد کچھ آگے بڑھ کر حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کو زمین پر لٹایا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا:

اے اباجان! مجھے پیشانی کے بل لٹائیں اس لیے کہ اگر سیدھا لٹائیں گے تو میری صورت سامنے ہوگی جس کی وجہ سے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے دل میں کہیں بیٹے کی محبت کا جوش آجائے اور آپ چھری نہ چلا سکیں حضرت ابراھیم علیہ السلام نے پیشانی کے بل لٹادیا اور اللہ کے حکم کو پورا کرنے کے لیے بیٹے کی گردن پر چھری چلائی۔

اللہ رب العزت نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو پکارا

وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّآ اِبْرَاهِيْمُ

اور ہم نے انہیں آواز دی کہ: اے ابراہیم (علیہ السلام)

يَّآ اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا

تم نے خواب کو سچا کردکھایا

اللہ پاک نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچالیا جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ

اور ہم نے ایک عظیم ذبیحہ کا فدیہ دے کر اس بچے کو بچالیا

چونکہ دونوں باپ بیٹے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اپنے اختیار کا ہر کام کر چکے تھے، اس لیے امتحان پورا ہو گیا تھا۔

اب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا کہ چھری حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بجائے ایک مینڈھے پر چلی جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے وہاں بھیج دیا تھا، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام زندہ سلامت رہے۔

یہ واقعہ قربانی کی ابتداء ہے اور حج کے موقع پر جو کنکریاں ماری جاتی ہیں اس کی ابتداء بھی اسی واقعہ سے ہوئی ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جانوروں کی قربانی کرنا عبادت میں شمار ہو گیا۔ چنانچہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی قربانی مشروع کی گئی ہر صاحب حثیت پر قربانی واجب ہے۔

قربانی کی فضیلت:

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما عمل آدمی من عمل یوم النحر أحب الی اللہ من اہراق دم، انہ یأتی یوم القیمۃ بقرونہا وأشعارہا

وأظفارہا، وإن الدم لیقع من اللہ عزوجل بمکان قبل أن یقع من الأرض، فطیبوا بہا نفسا۔(ترمذی: ۱/۱۸۰، ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے دن بندوں کے تمام اعمال میں پسندیدہ ترین عمل جانور کا خون بہانا ہے اور بندہ قیامت کے دن اپنی قربانی کے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت حاضر ہوگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبول حاصل کرلیتا ہے، لہٰذا تمہیں چاہیے کہ خوش دلی سے قربانی کرو۔

قربانی گناہوں سے معافی کا سبب

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے فاطمہ !(رضی اللہ عنہا) جاؤ اپنے قربانی پر حاضری دو کیونکہ اس کے خون سے جو نہی پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے نیز وہ جانور (قیامت کے

دن)اپنے خون اور گوشت کے ساتھ لایا جائے گا اور اسے ستر گنا(بھاری کر کے) تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے(یہ عظیم الشان فضیلت سن کے بے ساختہ)عرض کیا

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا(یہ فضیلت صرف)آل محمد(صلی اللہ علیہ وسلم)کے ساتھ ہے کیونکہ وہ(واقعۃ)اس کارِ خیر کے زیادہ مستحق ہیں یاآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(یہ عظیم الشان فضیلت)آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔(یعنی ہر مسلمان کو قربانی کرنے کے بعد یہ فضیلت حاصل ہوگی۔الترغیب والترہیب

اس روایت سے دو اہم فضیلتیں معلوم ہوئیں:

1) قربانی کے جانور کا خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی قربانی کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

2) قیامت کے دن قربانی کا جانور خون اور گوشت کے ساتھ لایا جائے گا اور اسے ستر گنا وزنی کر کے میزان میں رکھا جائے گا۔

اس لیے نہایت خوش دلی اور فراخ دلی سے قربانی کرنی چاہیئے۔

قربانی نہ کرنے پر وعید:

عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من وجد سعة فلم یضح فلا یقربن مصلانا۔ (ابن ماجہ: ۲۲۶، مسند احمد)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص استطاعت رکھنے (صاحب نصاب ہونے) کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔"

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ یہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ

ہمارے لئے اس میں کیا اجر وثواب ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔(ابن ماجہ، ترمذی، مسند احمد۔۔۔۔۔الترغیب والترھیب)

قربانی کے جانور کی عمر:

بکرا، بکری، بھیڑ ایک سال کی ہو، بھیڑ اور دنبہ جو ہو تو چھ ماہ کا لیکن دیکھنے میں ایک سال کا معلوم ہو اور گائے، بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہو ان سب جانوروں پر قربانی کرنا جائز ہے۔

قربانی کے جانور میں شرکاء کی تعداد:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قربانی میں بکرا (بکری، مینڈھا، دنبہ) ایک شخص کی طرف سے ہے۔(اعلاء السنن۔ باب ان البدنہ عن سبعۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور آپ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات (آدمی) شریک ہو جائیں۔(مسلم۔ باب جواز الاشتراک)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال قربانی کی، اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔(مسلم۔باب جواز الاشتراک فی الهدی)

شرائط وجوب قربانی:

قربانی چھ شرطوں سے واجب ہوتی ہے تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1) مسلمان ہونا، غیر مسلم پر قربانی نہیں
2) مقیم ہونا، مسافر پر قربانی واجب نہیں
3) آزاد ہونا، غلام پر قربانی واجب نہیں۔
4) بالغ ہونا، نابالغ پر قربانی واجب نہیں
5) عاقل ہونا، مسافر پر قربانی واجب نہیں۔ہاں! اگر قربانی کے ایام میں مجنون کو افاقہ ہو تو قربانی واجب ہے۔
6) تونگری یعنی صاحب نصاب ہونا، مسکین پر قربانی نہیں۔

مذکورہ شرائط کا قربانی کے پوری وقت میں پایا جانا ضروری نہیں، بلکہ وقت وجوب کے آخری جزء میں بھی اگر یہ شرطیں پائی گئیں تو اس پر قربانی واجب ہے۔ یعنی اگر 12 ذالحجہ کی شام میں غروب آفتاب سے زرا پہلے کوئی کافر مسلمان ہو گیا، یا مسافر وطن واپس پہنچ گیا، یا غلام آزاد ہو گیا، یا بچہ بالغ ہو گیا، مجنون صحت مند ہو گیا، فقیر صاحب نصاب ہو گیا تو ان پر قربانی واجب ہو گئی۔ اس میں مرد وزن کا حکم یکساں ہے۔ (ضرب مومن)

گھر کے سربراہ کی قربانی سب کی طرف سے کافی نہیں:

عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ گھر کا سربراہ قربانی کر لے تو اسے سب افراد خانہ کی طرف سے کافی سمجھا جاتا ہے، حالانکہ سربراہ کے علاوہ گھر کا کوئی اور فرد یا افراد نِصاب کے مالک ہوں تو ان پر الگ سے قربانی واجب ہے، اس صورت میں گھر کے سربراہ کی طرف سے قربانی کو کافی سمجھنا ایسا ہے جیسے سربراہ کی نماز کو سب افراد خانہ کی طرف سے کافی سمجھا جائے۔ ہاں اگر اولاد اپنی سب کمائی والد کو دے دیتی ہے اور اولاد کی ملکیت میں اور کوئی مال زکٰوۃ اور ضرورت سے زیادہ سامان بھی بقدر نصاب نہیں تو زکٰوہ اور قربانی صرف والد ہی پر فرض ہے، اولاد پر نہیں۔ (ضرب مومن)

قربانی کس پر واجب ہے؟

بعض دیندار لوگ بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ فرضیت زکوٰۃ اور وجوب قربانی کا نصاب ایک ہی ہے، ہم پر چونکہ زکوٰۃ فرض نہیں، لہذا قربانی بھی واجب نہیں حالانکہ دونوں کا نصاب الگ الگ ہے۔

زکوٰۃ چار قسم کے اموال پر فرض ہوتی ہے۔

1۔سونا2۔چاندی3۔ نقدی4۔مال تجارت

ان چار قسم کے اموال کے علاوہ جانوروں میں بھی زکوٰۃ فرض ہے، جس الگ تفصیل ہے۔قربانی کے نصاب میں ان اشیاء کے علاوہ ضرورت سے زائد سامان کی قیمت لگانا بھی ضروری ہے یعنی قربانی کے نصاب میں درج ذیل پانچ چیزوں کا حساب لگایا جائے گا۔

1۔سونا2۔چاندی3۔ نقدی4۔مال تجارت5۔ضرورت سے زائد سامان

یاد رکھیں ٹی وی، وی سی آر، ضرورت سے زائد لباس اور وہ تمام چیزیں جو محض زیب و زینت یا نمود و نمائش کے لیے گھروں میں رکھی جاتی ہیں یا بہت سے فالتو

برتن، کپڑے، بستر یا اس طرح کی اشیاء جو سال بھر میں ایک دفعہ بھی استعمال نہیں ہوتیں زائد از ضرورت ہیں اس لیے ان سب کی قیمت بھی حساب میں لگائی جائے گی۔

جس شخص کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو اس پر قربانی و صدقہ فطر واجب ہے۔ جس شخص کے پاس نقدی یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد سامان (تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز) چاندی کے وزن مرکوز کے قیمت کے برابر ہو اس پر بھی قربانی و صدقہ فطر واجب ہے۔ جس شخص کے پاس مندرجہ بالا پانچ چیزوں میں سے کوئی سے بھی دو یا دو سے زائد چیزوں کا مجموعہ چاندی کے وزن مزکورہ کی مالیت کے برابر ہو تو قربانی و صدقہ فطر واجب ہے اور ایسے شخص کے لیے زکوٰۃ یا صدقہ واجبہ لینا بھی جائز نہیں۔

سونا چاندی کی قیمت صرافوں سے معلوم کی جاسکتی ہے کیونکہ سونے چاندی کی قیمت بدلتی رہتی ہے اس لیے کسی ایک دن کی قیمت لکھنا غلط فہمی کا باعث ہو گا۔ (ضرب مومن)

وہ عیب دار جانور جن کی قربانی جائز نہیں:

1) جس جانور کا ایک یا دونوں سینگ جڑ سے اُکھڑ گئے ہوں

2) جس بھیڑ بکری کی پیدائشی طور پر دُم نہ ہو

3) اندھا جانور

4) ایسا کانا جانور جس کا کانا پن واضع نظر آتا ہو

5) اس قدر لنگڑا جو چل کر قربان گاہ تک نہ جا سکتا ہو۔ یعنی چلنے میں لنگڑا پاؤں زمین پر نہ ٹیکتا ہو

6) ایسا بیمار جس کی بیماری بلکل ظاہر ہو

7) جس کے پیدائشی طور پر ایک یا دونوں کان نہ ہوں

8) جس چکتی، دم، کان یا ایک آنکھ کی بینائی کا نصف یا اس سے زیادہ حصہ جاتا رہا ہو

9) جس کے دانت بلکل نہ ہوں یا اکثر گر جانے یا گھس جانے کی وجہ سے چارہ نہ کھا سکتا ہو

10) جسے مرض جنون اس حد تک لاحق ہو گیا ہو کہ چارہ بھی نہ کھا سکے

11) ایسا خارشی جانور جو بہت دبلا اور کمزور ہو

12) جس کی ناک کاٹ دی گئی ہو

13) جس کے تھن کاٹ دیے گئے ہوں

14) جس کے تھن اتنے خشک ہو گئے ہوں کہ ان میں دودھ نہ اترے

15) جس گائے کے دو تھن کاٹ دیے گئے ہوں

16) جس بھیڑ، بکری کے ایک تھن کی گھنڈی (سر) جاتی رہی ہو

17) جس اونٹنی یا گائے کے دو تھنوں کی گھنڈیاں جاتی رہی ہوں

18) جس گائے کی پوری یا تہائی سے زیادہ زبان کاٹ دی گئی ہو

19) جلالہ یعنی جس جانور کی غذا صرف نجاست اور گندگی ہو

20) ایسالاغر اور دبلا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو

21) جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو

22) خنثٰی جانور جس میں نر و مادہ دونوں کی علامات ہوں۔

مستحبات قربانی:

مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ، خوبصورت اور بڑی جسامت کا ہو۔

مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو تیز دھار آلہ سے ذبح کرے، کند چھری سے ذبح نہ کرے۔

مستحب یہ ہے کہ ذبح کرنے کے بعد اتنی دیر ٹھہر جائے کہ تمام اعظاء سے جان نکل جائے جسم ساکن اور ٹھنڈا ہو جائے ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا یا گوشت کاٹنا مکروہ ہے۔

اگر اچھے طریقے سے ذبح کرنا جانتا ہو تو افضل یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔اگر خود تجربہ نہ رکھتا ہو تو دوسرے سے ذبح کرائے مگر خود بھی موجود رہے۔

جانور کو قبلہ رخ لٹانے کے بعد یہ دعا پڑھنا بہتر ہے۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

مکروہات قربانی:

1۔ لوہے کے بغیر کسی دوسرے آلہ سے ذبح کرنا۔

2۔ کند چھری سے ذبح کرنا۔

4۔ جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا۔

5۔ جانور کے سامنے چھری تیز کرنا۔

6۔ قبلہ رخ ہوئے بغیر ذبح کرنا۔

7۔ حلق کے بجائے گُدی کی طرف سے ذبح کرنا۔

یہ کراہت اس صورت میں ہے کہ گُدی کی طرف سے چھری چلا کر ایک ہی دفعہ میں رگیں بھی کاٹ دے۔ اگر صرف گُدی گاٹی، رگیں نہ کٹیں اور جانور مر گیا یا گُدی کاٹ کر وقفہ کیا، حتٰی کہ جانور مرنے کو آگیا، پھر دوبارہ چھری چلا کر رگیں کاٹ دیں اور جانور نے اس طرح حرکت نہ کی جس طرح عموماً ذبح کے بعد جانور کرتا ہے تو جانور حلال نہ ہو گا بلکہ مردار ہو گا۔

8۔ چھری ایسے بے احتیاطی سے چلانا کہ حرام مغز تک پہنچ جائے یا گردن کٹ کر الگ ہو جائے۔

واضع رہے اس سے جانور حرام نہ ہوگا، نہ سری حرام ہوگی، صرف یہ فعل مکروہ ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی ممانعت منقول ہے۔(ضرب مومن)

قربانی کریں شو بازی نہ کریں:

قربانی کے بہت سے فضائل ہیں، کچھ فضائل شروع میں بیان کیے لہذا ان سے مستفید ہونے کے لیے قربانی فقط اللہ کی رضا کے لیے کریں جتنی استطاعت ہو اس حساب سے جانور خریدیں مہنگا جانور خرید کر اس کی شو بازی یا نمائش نہ کریں، یا ہر کسی کو یہ کہتے نہ پھریں میں نے اتنے کا لیا ہے کسی اور کے جانور پر طنز نہ کریں۔

قربانی اللہ کا حکم سمجھ کر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھ کر کریں، شو بازی کر کے اپنی قربانی کو ضائع مت کریں۔ قربانی کے

گوشت میں اپنے قرب جوار میں رہنے والے غرباء، مساکین، یتیم، اور اپنے اُن رشتہ داروں کو ضرور یاد رکھیں جن کے پاس قربانی کرنے کی استطاعت موجود نہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ پاک فقط اپنی رضا کے لیے ہمیں قربانی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین